www.emarsiya.com

بسم اللہ الرحمن الرحیم

خونِ حسینؑ خونِ رسالت پناہ ہے
حرمت پہ جسکی اجرِ شہادت گواہ ہے
یہ خون وجہ بخشش جرم و گناہ ہے
اس خوں کے انتقام پہ حق کی نگاہ ہے
ظلم اپنا روسیاہ کہاں تک چھپائیں گے
جلتے ہوئے یہیں سے جہنم کو جائیں گے

ہر درد کی ہے جو کہ دوا ہے یہ وہ لہو
جو بے گنہ زمیں پہ بہا ہے یہ وہ لہو
ہے خاک جس سے خاکِ شفا ہے یہ وہ لہو
جو شیرِ فاطمہ سے بنا ہے یہ وہ لہو
اس خون میں شریک لہو ہے علیؑ کا بھی
شامل اثر ہے اسمیں زبانِ نبیؐ کا بھی

ہے جسمیں ہر طرح کی کرامت وہ خوں یہ ہے
دیتا ہے جو مریضونکو صحت وہ خوں یہ ہے
جس خون میں ہے بوئے محبت وہ خوں یہ ہے
پیدا ہے جس سے رنگِ نبوت وہ خوں یہ ہے
برباد ہو کے روزِ جزا کام آئے گا
امت کے عاصیوں کو یہ خوں بخشوائے گا

کس کس کرامتوں کا ہو اس خون کی بیاں
جو جو کہ بعد قتل ہوئیں جا بجا عیاں
یہ خون بہر فیض نہ پہونچا کہاں کہاں
اسوقت یاد آئی ہے اک غم کی داستاں
پوشیدہ جسمیں سرِّ خدائے انام ہے
جس سے عیاں ہے صاف کہ فیض اسکا عام ہے

منقول ہے یہ ایک یہودی کا ماجرا
رہتا تھا ایک باغ میں وہ بندۂ خدا
واقع قریب شہرِ مدینہ وہ باغ تھا
دختر تھی چار عارضوں میں اسکی مبتلا
لنجی تھی کوڑھ کے بھی بدن پر نشان تھے
آنکھیں نہ دیکھنے کو نہ سننے کو کان تھے

www.emarsiya.com

راحت بشر کو ہوتی ہے اولاد و آل سے | وہ دخترِ مریضہ تھی اور اک عذاب اُسے
لے پیٹ کی خبر کہ علاجِ مرض کرے | طرفہ مصیبتوں میں شب و روز کٹتے تھے
دن کو غریب کسبِ معیشت کو جاتا تھا
بیٹی کے ناز رات کو آ کر اُٹھاتا تھا

ان سختیوں میں ہو رہی تھی زندگی حرام | عاجز ہوا تھا زیست سے اپنی وہ تلخ کام
چلانے پر بھی سنتی تھی مشکل سے گو کلام | قصہ مگر سناتا تھا ہر روز وقتِ شام
تکلیف سہتا تھا تو وہ آرام پاتی تھی
جب آپ جاگتا تھا تو نیند اسکو آتی تھی

آغاز کا جو دونوں کے انجام نیک تھا | خالق نے کر دیا تھا مصیبت میں مبتلا
کفارۂ گناہ مرض اُس کو ہو گیا | تھا حال اُس صحیح کا بیمار سے سوا
انجام کہہ رہے تھے یہ اُن خوش صفات کے
ہونگے یہی عذاب سہارے نجات کے

القصہ ہو رہی تھی یونہیں زندگی بسر | آیا نہ ایک رات یہودی پلٹ کے گھر
مضطر ہوئی کچھ اور وہ دختر نکو سیر | آرام لینے دیتی نہ تھی فرقتِ پدر
ہوتی ہے انتظار کی بھاری تمام رات
اس نے تڑپ تڑپ کے گزاری تمام رات

ہر سو جہاں میں پھیل گیا نور صبح کا | سائے میں رنگ شب کی سیاہی کا چھپ گیا
یہ چشمِ نیم باز کا نرگس کی قول تھا | بینا نہ ہو جو آنکھ اُسے لطفِ صبح کیا
خشکیدہ برگ اور گلِ تر دونوں ایک تھے
اسکی نظر میں شام و سحر دونوں ایک تھے

www.emarsiya.com

دنیا سے بےخبر تھی یہ غمگین و اشکبار — اک مرغ کی صدا نے کیا دل کو بیقرار
کم جب سے تھا اثر میں کہیں نالۂ ہزار — تھا تیر بے پناہ کہ گزرا جگر کے پار
لالے پڑے ستم زدہ کو اور جان کے
تھا ساز غم کہ بج گیا پردے نہیں کان کے

ہرچند تھی نزار و زمیں گیر و ناتواں — اٹھی تڑپ کے اپنی جگہ سے وہ نیم جاں
رکھتی تھی کس غضب کی کشش مرغ کی فغاں — یہ گرتی پڑتی ہو گئی آواز پر رواں
ہمدردیوں کا پا کے سہارا پہنچ گئی
جس نخل پر وہ بیٹھا تھا اس جا پہنچ گئی

تھا دل جو درد مند تو کھا کھا کے پیچ و تاب — نالوں کے دے رہی تھی دم بدم یہ جواب
ڈوبا ہوا تھا خون میں وہ مرغ دل کباب — پانی کی تھی نہ چاہ کلیجا تھا غم سے آب
دانہ پہ بھی نہ دل متوجہ ذرا ہوا
دل کی طرح شکم بھی تھا غم سے بھرا ہوا

ٹپکا لہو پرند کے بازو سے ناگہاں — یا سوئے چشم کور ہوئی روشنی رواں
گرنا تھا آنکھ پر کہ کرامت ہوئی عیاں — تاریک جو پڑا تھا وہ روشن ہوا مکاں
تارہ فروغ صبح کا جلوہ دکھا گیا
شعلہ بجھے چراغ کو آ کر جلا گیا

روشن ہوئی جو آنکھ نظر آئے دشت و در — خوش ہو کے اس طرف کبھی دیکھا کبھی ادھر
اک بار تحت سے جو گئی فوق پر نظر — ٹپکا اک اور قطرۂ خوں بائیں آنکھ پر
داغ سیہ پہ نجم درخشاں کا شک گیا
گویا شراب نور سے ساغر چھلک گیا

www.emarsiya.com

اب تک بڑے ہوئے تھے جو پردے وہ اُٹھ گئے ظاہر ہوا سپید و سیہ کہتے ہیں اسے
وہ پھول سُرخ و زرد وہ پتّے ہرے ہرے رہ کر چمن میں تھا نہ تعلق بہار سے
چیزیں طرح طرح کی نگاہوں میں تل گئیں
دنیا کا رنگ دیکھ لیا آنکھیں کھل گئیں

طائر سرِ نہال تھا نالاں بہ درد و غم قطرے پروں سے خوں کے ٹپکتے تھے دم بدم
ملتی تھی اُس لہو کو یہ آلودۂ الم معدوم درد ہو گیا زائل ہوا ورم
جتنے تھے داغ و زخم وہ سب دور ہو گئے
رخصت ہمیشہ کے لئے ناسور ہو گئے

آیا جو پھر کے مرد یہودی دمِ سحر بیمار بیٹی آئی نہ اپنی جگہ نظر
دیکھا کہ وہ دختر خوش رو و سیمبر گلگشت کر رہی ہے چمن میں اِدھر اُدھر
جس کی تلاش تھی نہ وہ گھر میں نظر پڑی
اک حور یہ لباس بشر میں نظر پڑی

حیرت کبھی کہ آئی کہاں سے یہ خوش جمال گہ فکر تھی کہ ہو گئی کیا وہ خراب حال
اُس کا کبھی ملال تھا اِس کا کبھی خیال ہوتا جگر کے داغ کا کیا گل پر احتمال
اِس تازہ انقلاب پر اُس کی نظر نہ تھی
ٹکڑا یہی جگر کا ہے اس کی خبر نہ تھی

آخر قریب آ کے یہ اُس سے کیا بیاں بیٹی تھی ایک میری بھی ہستی تھی جو یہاں
ہر چند تھی علیل و زمیں گیر و خستہ جاں دل پھر بھی اُلفتِ پدری سے تھا شادماں
حیرت تو اس کی ہے کہ کدھر ناتواں گئی
جب ہل نہ سکتی تھی تو وہ اٹھ کر کہاں گئی

www.emarsiya.com

سنکر یہ بول اُٹھی کہ وہ دختر نہیں تو ہوں
جویا ہیں جسکے آپ وہ گوہر نہیں تو ہوں
اللہ کا کرم ہوا جس پر نہیں تو ہوں
جو تھی علیل و عاجز و مضطر نہیں تو ہوں
اسرار کبریا کے بشر جان کیا سکے
صورت بدل گئی ہو تو پہچان کیا سکے

بعد اسکے سب بیاں کئے اپنے واقعات
شامل تھی جنمیں مرغ فغاں کش کی واردات
ظاہر ہوئے تھے خون چکیدہ سے جو صفات
سن سنکے ہو گیا متحیر وہ نیک ذات
افزوں خوشی کا حد سے سوا جوش ہو گیا
حیرت بڑھی کچھ ایسی کہ بے ہوش ہو گیا

کچھ دیر بعد ہوش میں آیا جو وہ جواں
دختر کے ساتھ جانب طائر ہوا رواں
دیکھا کہ ایک نخل پہ وہ مرغ خوں چکاں
ہے سر سے تا بہ پا ہمہ تن نالہ و فغاں
طائر شریک اور بھی آہ و بکا میں ہیں
سر تیز برچھیاں ہیں کہ شعبے صدا میں ہیں

سوز فغان مرغ سے دل ہو گیا کباب
آنکھوں سے اشک بہنے لگے با صد اضطراب
بے اختیار ہو کے یہ اُس سے کیا خطاب
خالق کی اپنے تجکو قسم کر بیاں شتاب
اسرار کیا ہیں اس تری فریاد و آہ کے
لوٹا ہے تو یہ خون میں کس بے گناہ کے

سنتے ہی یہ بقدرت خلاق انس و جاں
گویا ہوا وہ مرغ یہ با چشم خوں فشاں
اک دن میں دوپہر کو مع چند طائراں
بیٹھا تھا آشیانے میں مسرور و شادماں
ناگہ غم و ملال کا ظاہر اثر ہوا
اک طائر سپید کا اس جا گزر ہوا

www.emarsiya.com

رنجور دل ملول پریشان دل اُداس — مسرور و شاد دیکھ کے آیا ہمارے پاس
بولا خوشی میں بیٹھے ہو کیا بے غم و ہراس — ناحق ہوئے شہید شہنشاہ حق شناس
بیدردیوں سے ذبح کیا بھوکے پیاسے کو
مارا ہے کربلا میں نبیؐ کے نواسے کو

جلتی زمیں پہ لاش ہے نوکِ سناں پہ سر — بے دفن و بے کفن ہے وہ سلطان بحر و بر
کیا بیکسی برستی ہے سیّد کی لاش پر — قیدِ جفا میں ہیں حرم سیّد البشرؐ
بلوے میں سر کھلا ہے ہر اک دل ملول کا
وابستہ اک رسن میں ہے کنبہ رسولؐ کا

باتوں پہ اسکی دل ہوئے جاتے تھے غم سے چاک — پُر درد واقعے نے کیا سب کو دردناک
لی کربلا کی راہ اُڑا کر پروں سے خاک — پہونچے جو نزد لاشۂ سبطِ رسولِ پاکؐ
تھا زلزلہ زمیں کو فریاد و آہ سے
کانوں سے جو سنا تھا وہ دیکھا نگاہ سے

آلودہ اپنے خون میں تھی لاش سر بسر — رونے کی تھی صدا کوئی آتا نہ تھا نظر
تھا اور بھی ہمارے سوا چند جانور — آقا کے خوں میں لوٹ رہے تھے زمین پر
مقتل میں غلُ تھا چار طرف شور و شین کا
نوحہ تھا ہر زباں پہ ہے ہے حسینؑ کا

ہم سب لہو میں لوٹ کے باچشم خوں فشاں — ایک اک پرند ہو گیا ایک اک طرف رواں
تا ہر مقام پر ہو یہ غم کی خبر بیاں — سب اور اور سمت گئے آیا میں یہاں
گویا تری زباں میں خدا کی خوشی سے ہوں
مصروفِ آہ و نالہ و زاری جبھی سے ہوں

www.emarsiya.com

رو یا دیئے مردہ یہودی بہ شور و شین — دل سے کہا کہ پیشِ خداوندِ مشرقین
ذی مرتبت نہ ہوتے جو ابنِ شہِ حنین — ہوتا دوائے دردتہ خونِ تنِ حسینؑ
بیٹے سمیت داخلِ ایماں وہ ہو گیا
کلمہ نبیؐ کا پڑھ کے مسلماں وہ ہو گیا

کیا خون رونے کی نہیں اے منصفو یہ جا — وہ خون پاک جس نے مریضوں کو دی شفا
وہ خون جس نے کفر کی کلفت کو دھو دیا — وہ خون جس نے آئینۂ دل کو دی جلا
دامن پہ کچھ تھا شمر کے کچھ آستین پر
پانی کی طرح اسکو بہایا زمین پر

برباد یوں ہوا وہ لہو آہ آہ آہ — کچھ تھا زمیں گرم پہ مابینِ رزمگاہ
تیروں میں کچھ تھا برچھیوں میں کچھ خدا گواہ — گردن سے کچھ گرا تھا زمیں پر میانِ راہ
کچھ نذرِ آبِ خنجرِ تسلیم ہو گیا
کچھ مرکبوں کی ٹاپوں میں تقسیم ہو گیا

مثلِ شفق تھا گنبدِ اخضر پہ کچھ لہو — پھیلا تھا قدسیوں کے ہر اک پر پہ کچھ لہو
اور حوریوں کے چہرۂ انور پہ کچھ لہو — کل انبیا کے دست و رخ و سر پہ کچھ لہو
کچھ تھا بروئے حیدرؑ و شبیرؑ ملا ہوا
کچھ تھا بتولِ پاک کے منہ پر ملا ہوا